87688 ـ رشوت اور واسطہ یا سفارش کے درمیان فرق

سوال

کیا مقدمات کے فیصلوں کے لیے واسطہ تلاش کرنا بھی رشوت کے حکم میں آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

واسطہ سفارش کو کہا جاتا ہے، بعض اوقات تو سفارش اچھی اور بعض اوقات بری ہوتی ہے، اچھی سفارش وہ ہے جو خیر و بھلائی کے کاموں میں معاونت کرے، اور اس سفارش سے دوسروں کے حقوق پر زیادتی کیے بغیر یا کسی ایسے شخص کو جو اس کا مستحق نہ ہو مقدم کیے بغیر کسی مباح کام کا حصول ممکن ہو.

اور بری سفارش یہ ہے کہ: جو شر و برائی میں معاون ثابت ہو، یا پھر ظلم و ستم کا وسیلہ بن رہی ہو، اور کسی ایسے شخص کو آگے لانے کا باعث ہو جو مستحق نہیں، بعض اوقات سفارش کرنے والے شخص کو رشوت دے کر ایسا کیا جاتا ہے، اور بعض اوقات بغیر رشوت کے ہی کام ہو جاتا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (26801) کے جواب کا مطالعہ ضروری کریں.

اور کسی ایسی چیز کے حصول کے لیے مال خرچ کرنا جو اس کا حق نہ ہو رشوت کہلاتی ہے، مثلا جج اور قاضی کو رشوت دی جائے کہ وہ اس کے حق میں باطل فیصلہ کرے، یا پھر کسی ذمہ دار شخص کو رشوت دے کہ اسے دوسروں سے آگے اور اوپر لائے، یا اسے وہ چیز دے جس کا وہ مستحق نہیں.

رشوت کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رشوت خور اور رشوت دینے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2313) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید معلومات کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (22452) اور (70367) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

اگر انسان كے ليے اپنا حق وصول كرنے كے ليے رشوت كے بغير كوئى اور وسيلہ نہ ہو تو رشوت دينا جائز ہے، تو اس صورت ميں رشوت لينے والے پر حرام ہوگى، نہ كہ دينے والے پر.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اور رشوت حلال نہيں ہے، رشوت يہ ہے كہ باطل فيصلہ كرانے كے ليے مال دينا، يا كوئى ذمہ دارى حاصل كرنے كے ليے، يا كسى انسان پر ظلم كرنے كے ليے مال دينا اس صورت ميں لينے اور دينے والا دونوں ہى گنہگار ہونگے.

ليكن وہ شخص جسے اس كا حق نہيں ديا جا رہا تو وہ اپنا حق حاصل كرنے كے ليے رشوت دے تا كہ اپنے آپ سے ظلم ہٹا سكے، تو يہ دينے والے كے ليے مباح اور جائز ہے، ليكن لينے والا گنہگار ہوگا " انتہى.

ماخوذ از: محلى ابن حزم (8 / 118).

اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر اس نے اپنے سے اس كا ظلم روكنے كے ليے كوئى ہديہ ديا، يا اس ليے ديا كہ وہ اس كا واجب حق ادا كرے تو يہ ہديہ لينے والے پر حرام ہو گا اور دينے والے كے ليے ہديہ دينا جائز ہے، جيسا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلا شبہ ميں ان ميں سے كسى ايك كو عطيہ ديتا ہوں تو وہ نكلتا ہے تو بغل ميں آگ دبا ركھى ہوتى ہے.

آپ سے عرض كيا گيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم آپ انہيں ديتے كيوں ہيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" وہ مجھ سے مانگے بغير جاتے ہى نہيں، اور اللہ تعالى ميرے ليے بخل كے وصف كا انكار كرتا ہے"

اس كى مثال يہ ہے كہ: جس نے آزاد كيا اور اس كى آزادى كو چھپا ليا تو اسے دينا، يا پھر لوگوں پر ظلم كرنے والوں كو دينا، تو يہاں دينے والوں پر جائز ہے، ليكن لينے والے كے ليے حرام ہے.

اور سفارش ميں ہديہ دينا، مثلا كوئى شخص حكمران كے پاس سفارش كرے تا كہ اسے ظلم سے بچائے، يا اس تك اس كا حق پہنچائے، يا اسے وہ ذمہ دارى دے جس كا وہ مستحق ہے، لڑائى كے ليے فوج ميں اسے استعمال كرے اور وہ اس كا مستحق ہو، يا فقراء يا فقہاء يا قراء اور عبادت گزاروں كے ليے وقف كردہ مال ميں سے دے اور وہ مستحق ہو،

اور اس طرح کی سفارش جس میں واجب کام کے فعل میں معاونت ہوتی ہو، یا کسی حرام کام سے اجتناب میں معاونت ہو، تو اس میں بھی ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، لیکن دینے والے کے لیے وہ کچھ دینا جائز ہے تا کہ وہ اپنا حق حاصل کر سکے یا اپنے سےظلم روك سکے، سلف آئمہ اور اکابر سے یہی منقول ہے " انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی الکبری (4 / 174).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" رہی وہ رشوت جس سے انسان اپنا حق حاصل کرے مثلا رشوت دیے بغیر اپنا حق حاصل نہ کر سکتا ہو، تو یہ رشوت لینے والے کے لیے حرام ہو گی، نہ کہ دینے والے پر، کیونکہ دینے والے نے تو اپنا حص حاصل کرنے کے لیے مال دیا ہے، لیکن جس نے یہ رشوت لی ہے وہ گنہگار ہے کیونکہ اس نے وہ مال لیا ہے جس کا وہ مستحق نہ تھا " انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (4 / 302).

واللہ اعلم .